ماہِ ربیع الثانی:

۳ربیع الثانی	بمطابق ۴ جون 1989ء: عالم اسلام کی عظیم شخصیت امام خمینیؒ کی وفات۔ ایران کے شہر خمین میں پیدا ہونے والی یہ منفرد شخصیت حوزہائے علمیہ اصفہان، قم المقدسہ اور نجف الاشرف میں تعلیم حاصل کر کے درجہ اجتہاد پر فائز ہوئی اور قم کے مقدس شہر سے ایران کے ظالم شہنشاہ کے خلاف جدوجہد شروع کی۔ پوری ملت ایران آپ کی حمایت میں اٹھ کھڑی ہوئی۔ آپ کو جلاوطن کر دیا گیا لیکن آپ کی جدوجہد میں بجائے کمی کے ہر روز اضافہ ہوا اور بالآخر آپ فروری 1979ء کو تقریباً چودہ سالہ جلاوطنی کے بعد تہران پہنچے تو آپ کے استقبال کے لئے تقریباً ۸۰ لاکھ افراد موجود تھے۔ اس کے دس دن بعد انقلاب ایران کامیابی سے ہمکنار ہوا اور ۲۵ سو سالہ شہنشاہیت کے خاتمے کے بعد آپ کی قیادت میں اسلامی حکومت وجود میں آئی جو آپ کی وفات کے بعد آپ کے شاگرد رشید آیۃ اللہ خامنہ ای کی قیادت میں ترقی کی منازل طے کر رہی ہے۔ امام خمینیؒ اب تک دنیا کی وہ واحد شخصیت ہیں کہ جن کا ۸۰ لاکھ انسانوں نے استقبال کیا اور ایک کروڑ انسانوں نے آپ کے جنازے میں شرکت کر کے آپ کو رخصت کیا۔ قدس اللہ نفس الزکیۃ۔

۸ربیع الثانی	۞ آسمان ولایت وامامت کے گیارہویں درخشندہ ستارے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی ولادت باسعادت۔
۹ربیع الثانی	۞ یکم ہجری: نماز یومیہ کے واجب ہونے کا دن۔
۱۰ربیع الثانی	۞ ۲۰۱ھ: حضرت فاطمہ معصومہ بنت امام کاظم علیہما السلام کی وفات۔ بی بیؑ ۲۳ ربیع الاول کو شہر قم میں تشریف لائیں اور صرف سترہ دن بعد خالق حقیقی سے جا ملیں۔ اس بی بیؑ کے وجود مبارک سے اس شہر کی فضیلت میں مزید چار چاند لگ گئے اور یہ اسلامی علوم کے عظیم مراکز کا گہوارہ بن گیا۔
۱۴ربیع الثانی	۞ ۶۶ھ: قیام امیر مختار ثقفی برائے انتقام از خون امام حسین علیہ السلام۔ امیر مختار واقعۂ کربلا کے وقت زندان کوفہ میں قید تھے۔ کربلا کے حادثہ کے بعد آزادی ملی۔ مذکورہ تاریخ کو انہوں نے حکومت کوفہ کے خلاف مسلحانہ قیام کیا اور کامیابی حاصل کی۔ اس تحریک میں ان کا نعرہ تھا: ''خون حسینؑ کا انتقام''۔ انہوں نے برسر اقتدار آ کر تقریباً ان تمام افراد کو جنہوں نے امام حسینؑ کے خلاف جنگ میں حصہ لیا تھا اور آپؑ اور آپؑ کے اصحاب کو شہید کیا تھا کو واصل جہنم کیا۔ شمر ذی الجوشن، عمرو بن سعد اور ابن زیاد جیسے ملعونین کا چن چن کر خاتمہ کیا۔ جب مختار نے واقعہ کربلا کے پانچ سال بعد امام سجادؑ کی خدمت میں ابن زیاد کا سر ارسال کیا تو پہلی مرتبہ امامؑ کے چہرۂ مبارک پر مسکراہٹ کے آثار نمودار ہوئے۔
۱۵ربیع الثانی	۞ ۳۶ھ: فتح بصرہ بدست حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام ۱۵ ذوالحج ۳۵ھ کو حضرت عثمان کو قتل کر دیا گیا۔ اس کے چند دن بعد مسلمانوں نے حضرت علی علیہ السلام کی چوتھے خلیفۂ راشد کے طور پر بیعت کر لی۔ بیعت کرنے والوں میں حضرت طلحہ، حضرت زبیر بن عوام و دیگر بزرگ صحابہ کرام شامل تھے۔ ان دو بزرگوں نے حضرت علیؑ سے کوفہ و بصرہ کی گورنری کی خواہش کی جو پوری نہ ہو سکی۔ چنانچہ دونوں حضرات عمرہ کرنے کا بہانہ کر کے مکہ چلے گئے۔ وہاں حضرت عائشہ پہلے سے موجود تھیں

	انہیں ساتھ ملایا اور خون حضرت عثمان کے انتقام کا بہانہ بنا کر بیعت شکنی کی اور لشکر اکٹھا کر کے بصرہ پر قبضہ کرلیا۔ حضرت علیؑ لشکر لے کر اس بغاوت کو کچلنے کے لئے بصرہ روانہ ہوئے۔ دونوں گروہوں کی جنگ ہوئی۔ اس جنگ کا نام جنگ جمل اس وجہ سے پڑا کہ بی بی عائشہ جمل یعنی اونٹ پر سوار تھیں۔ اس جنگ میں حضرت علیؑ کی فوج کے تقریبا ایک ہزار سپاہی شہید ہوئے جبکہ بی بی کے طرفدار لشکر کے ۱۹ ہزار سپاہی ہلاک ہوئے۔ اس طرح سے دوبارہ بصرہ فتح ہوا۔
۲۴ ربیع الثانی	۶۴ھ: یزید کے بیٹے معاویہ بن یزید نے حکومت چھوڑ دی۔ یزید بن معاویہ بن ابوسفیان اپنے باپ کی ہلاکت کے بعد رجب ۶۰ھ میں حکومت سنبھالی۔ تین سال اور نو ماہ بر سر اقتدار رہا۔ حکومت کے پہلے فرزند رسولؐ حضرت امام حسینؑ اور ان کے اصحاب کو شہید کیا، دوسرے سال مدینہ پر حملہ کر کے سینکڑوں صحابہ اور ان کی اولاد کے قتل اور ان کی بیویوں اور بیٹیوں کی عزت و ناموس کو پامال کرنے کا مرتکب ہوا، اس لشکر کشی میں مسجد نبوی میں گھوڑے باندھے گئے اور باقی لوگوں کو یزید کی غلامی کی بیعت لیکر زندہ رہنے دے دیا گیا۔ حکومت کے تیسرے سال عبداللہ بن زبیر کی حکومت کا خاتمہ کرنے کے لئے خانہ کعبہ پر حملہ کروایا، خانہ کعبہ پر منجنیقوں سے پتھر برسائے گئے اور اس کی چھت کو منہدم کر دیا گیا۔ تاریخ انسانیت کا یہ مجرم آخر کار واصل جہنم ہوا تو اس کے بیٹے معاویہ کو تخت پر بٹھا دیا گیا۔ یہ شخص اپنے باب کے بالکل مختلف تھا اور جانتا تھا کہ حکومت و خلافت پر ہمارا حق نہیں ہے بلکہ اسے ہمارے خاندان نے غصب کیا ہوا ہے۔ اس نے اپنے باپ دادا کے مظالم کا اعتراف کیا اور حکومت و اقتدار سے کنارہ کشی اختیار کر لی۔
۲۸ ربیع الثانی	۱۳۹۰ھ: وفات آیۃ اللہ علامہ شیخ عبدالحسین امینیؒ۔ آپ حقانیت امامت و خلافتِ بلافصل حضرت امیر کائنات پر لکھی جانے والی بارہ جلدوں پر مشتمل شہرہ آفاق دائرۃ المعارف کتاب ''الغدیر'' کے فاضل مؤلف ہیں۔